Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade—'A'

(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Date : 26.04.2021

Ref. No.:..........

B.A (Part-III) Urdu Hons

Paper -VI

Topic - Novel Ka Fun

B.A (Part-I) Urdu Hons

Paper - I

Topic - Qasaid-e-Zoaq

Tasnim Rahman
26.04.2021

درج ذیل مصرع سے جو ذوق کا قصیدہ ... رہا ہے اس کا خلاصہ لکھیں

(7)

ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی
برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی

شیخ ابراہیم ذوق کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ قصیدہ نگاری میں انہوں نے اپنا کمال دکھایا ہے۔ انہوں نے قریب تیس قصیدے لکھے ہیں اور ان میں سے صرف ایک قصیدے کو چھوڑ کر باقی تمام قصیدے اکبر شاہ ثانی اور بہادر شاہ ظفر کی مدح میں ہے جس میں بہادر شاہ ظفر کے عہد حکومت کی توصیف بیان کی ہے

اس قصیدہ میں ذوق فرماتے ہیں کہ برسات کا موسم ہے اور عید آگئی ہے شوال کے مہینے میں چاند دیکھتے ہی شرابیوں کی بن آئی ہے۔ چاند اشارے سے کہہ رہا ہے کہ اے ساقی چاند جیسی طلائی کشتی کو شراب سے بھر دے۔ جام بلوریں میں سرخ شراب عکس فگن ہے اور مے کش کے پاؤں اس کے رنگ سے حنائی ہو رہے ہیں آسمان میں جب بجلی چمکتی ہے تو نشے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساقی نے آگ سے یہ تیز اثر شراب اڑائی ہے۔ بارش ایسی شراب پر ہے اور بارش اس قدر ہو رہی ہے کہ پرنالہ اوند اوند کر بہہ رہا ہے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لشکر باراں کی دریا پر چڑھائی ہے۔ زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے فضا سرد ہو گئی ہے جو عاشق کے جگر کو ٹھنڈک پہنچا رہی ہے۔ بارش کی وجہ سے فضا میں جو تاثیر پیدا ہو گئی ہے اس سے آسمان پر خورشید کی آنکھ میں بھی ہوائی اڑ رہی ہے۔ تمام عالم میں طرب و عیش کا وہ سماں ہے کہ ابھی دور سبوں میں بھی پڑھائی پر آئے، نام ہے۔ انگور کی ٹکاریاں بھی شراب سے خالی نہیں اس کا اثر یہ ہو گیا ہے کہ زاہد کا ہر دانۂ تسبیح ریا سے پر ہے۔ کبھی صبا آکر مشک فشانی کرتی ہے اور کبھی باد نسیم مخلف مسائی میں مشغول ہے اور صحرا میں جہاں شرابیوں کا میکدہ تھا وہاں آج سبزے نے خوش رنگ مخمل بچھا دئیے ہیں۔ آدالشن گل کے لئے جامۂ رنگین ہے اور غنچہ کی زیبائش کے لئے تنگ قبا ہے۔ نرگس نے آنکھ میں کاجل لگائی ہے گل سوسن کے پتے نے اپنے لب پر مسی جمائی رکھ لی ہے۔ خورشید نے ابرو پر قوس و قزح بنائے ہوئے ہے اور شفق کی سرخی سے اپنی داڑھی حنائی کرنے میں مشغول ہے گل چمن کے گال کی سرخی سے یہ عالم ہے کہ جیسے کوئی ترک عالم غفلت میں ہو۔ گل احمر کی شاخ کی نزاکت سے کلائی ایک گل کے ساغر کے تحمل نہیں ہو رہی ہے اور مطرب کی نغمہ سرائی کے اعجاز میں ہر خار کی زبان پر شعر ہے اور چمن میں ہر طائر نغمہ سرائی میں مصروف ہیں۔

my COMPANION

اس قصیدے کے اشعار کے بعد شاعر کہتا ہے کہ اے بادشاہ دراصل
عید پر رونق تمہاری وجہ سے ہے اور پوری دنیا تمہیں دیکھ کر عید منا رہی ہے اور
جس عید کو کہتے ہیں دراصل وہ تیرے ابرو کی آئینہ طرح میں جلوہ نمائی ہے
بزم میں تیرے ہاتھ سے شراب عیش کا جام شاعر جمشید کے قبل ہوتی ہے
تمہارے علم کا حال یہ ہے کہ وہ آسمان کے سر سے بالاتر ہے۔ گویا جس طرح
دریا کو کوزے میں بند نہیں کیا جا سکتا اسی طرح تمہارے علم کی وسعت آسمان
سے بالاتر ہے آخر میں ذوق فرماتے ہیں کہ اے بادشاہ تو کرسی زر پر اس
طرح جلوہ افروز ہے جس طرح طلائی رحل پر کوئی صحیفۂ آسمانی رکھا ہو۔
تم اس قدر سخی ہو کہ دریا بھی دست سوال تمہارے سامنے دراز کئے ہوئے ہے۔
تیری ہدایت گمراہوں کو راہ پر لاتی ہے اور رہزن بھی تمہارے اثر سے صراط مستقیم
پر چلنے لگتے ہیں تیری شمشیر کی نوک جب تک ناز پر سر نہ ہو تیرے دشمن
کی کبھی اس وقت تک عقدہ کشائی نہیں ہوتی ہے۔ اگر آسمان تیرے در
پر سجدہ کرے تو اس کے سجدے کا نشان خورشید سے بڑھ کر روشن
ہو جائے۔ تمہارے رخ روشن کا عکس پر سکندر کی مانند ہے۔ ذوق نے اسی
طرح کچھ اور مدح سرائی کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے کہ اے بادشاہ ذوق
دعا دیتا ہے کہ تیری تعریف کے مضمون باندھنے میں بڑے بڑے ذہین لوگوں
کو بھی یہ کمال نہیں ہے جو مضمون میں نے تیری تعریف میں باندھے ہیں۔ لہذا
اے بادشاہ ہر سال تمہیں اسی طرح عید مبارک ہو اور تو اسی طرح ہمیشہ
مسند شاہی پر جلوہ نگن رہے۔